✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7منٹ

قرآنِ عظیم میں اعداد کا استعمال

(3 کے ہندسہ کا قرآن کریم میں ذکر)

(تقریر نمبر3)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ (یٰس:15)

جب ہم نے ان کی طرف دو(رسول) بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلا دیا۔ پس ہم نے تیسرے کے ذریعہ (انہیں) تقویت بخشی۔ پھر انہوں نے کہا یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

(درثمین)

معزز سامعین! تقریر نمبر2 میں، دو کے ہندسے کا مضمون ثَانِیَ اثْنَیْنِ کے الفاظ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے شروع ہوا تھا اور آج تقریر نمبر3 کو سورۃ یٰس کی آیت 15 میں بیان اِثْنَیْنِ کے ساتھ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے آغاز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ یٰس آیت 15 میں فرمایا ہے:

کہ جس وقت ہم نے پہلے تو اُن کی طرف دو رسول بھیجے لیکن اُنہوں نے ان دونوں کا انکار کر دیا، اس پر ہم نے پہلے دو رسولوں کو ایک تیسرا رسول بھیج کر طاقت بخشی (فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ) پھر اُن سب نے مل کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم تمہاری طرف ایک پیغام لے کر تمہارے ربّ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس آیت کے تحت فٹ نوٹ میں لکھا ہے کہ

”اس آیت میں کہا گیا ہے کہ ہم نے دو رسول پہلے بھیجے۔ پھر اُن کو تقویت دینے کے لئے تیسرا بھیجا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ تیسرا رسول بھی وہی باتیں کرتا تھا جو پہلے کرتے تھے ورنہ اگر نئی باتیں کرتا تو ان کو اس سے کیا تقویت ہوتی۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ بغیر شریعت کے بھی نبی ہوتا ہے کیونکہ اگر اس سے پہلے کوئی شریعت والے نبی گزرے ہیں اور وہ بھی اُن جیسی باتیں کرتا ہے تو اس کے معنے یہی بن سکتے ہیں کہ وہ اپنی قوم سے کہتا ہے کہ تم بھی اُن کی شریعت پر عمل کرو۔ مَیں انہی کی شریعت قائم کرنے کے لیے آیا ہوں۔ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔“

(تفسیر صغیر زیر آیت محوّلہ بالا)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

”اس کے متعلق حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک تفسیر بیان کی ہے جو دل کو لگتی ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے دو نبی تو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کی تائید کے ذریعہ ان کو عزّت بخشی۔ (گویا بِثَالِثٍ کے مؤید بنے) لیکن کفّار کے مسلسل انکار کے بعد

ایک دُور کی بستی سے ایک چوتھا شخص اُٹھا جس نے کافروں کو متنبّہ کیا کہ وہ عظیم الشان وجود تمہارے لیے ہدایت کے بے شمار سامان کرتا ہے مگر کوئی اجر طلب نہیں کرتا اس پر ایمان لے آؤ۔“

(تعارف سورۃ یٰس صفحہ 771 از ترجمۃ القرآن)

سامعین! دو کے بعد اگلا ہندسہ 3 ہوتا ہے۔ اِسی آیت سے تین کے ہندسے کا آغاز کرتے ہیں ۔ کیونکہ بِثَالِثٍ سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم الانبیاء ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی طرف دو انبیاء بھیجے گئے۔ جن کو اِس قوم نے جھٹلا دیا۔ ان دو انبیاء کو ایک تیسرے نبی یعنی حضورؐ سے تقویت بخشی گئی اور آپؐ کے ذریعہ جہاں دینِ اسلام کا بول بالا ہوا وہاں عیسائیت اور یہودیت کی پہچان بھی ہوئی۔ اسلام ہی دنیا بھر میں وہ اکیلا مذہب ہے جس کے ذریعہ تمام انبیاء کی صداقت ظاہر ہوئی اور ہر نبی اور رسول پر ایمان ضروری قرار پایا۔ یہی وہ مضمون ہے جو فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

ثَالِثٌ کا لفظ قرآن کریم میں دوسری دفعہ سورۃ المائدہ آیت 74 میں نصاریٰ کے تین خداؤں کی نفی کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہ جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے۔ وہ یقیناً کافر ہوگئے۔ سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کی بات چلی ہے تو مشرکین کے تین بُت لات، عُزّٰی اور مَناۃ کا ذکر سورۃ النجم میں واقعہ معراج کے بعد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی برتری کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ کفّار پتھروں سے حاجات مانگنے والے فسق و فجور میں قوم اور ملک کو تباہ کرنے والے اور وہم پرست ایسے کہ اپنے لئے تو اولادِ نرینہ کو پسند کریں اور معاذ اللہ فرشتے اور ملائکہ کو اللہ تعالیٰ رحمٰن کی بیٹیاں ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 34-35)

سورۃ المزمّل کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسولؐ کو نماز تہجد پڑھنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ نصف رات عبادت کر یا کچھ زیادہ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ اکبر کے عبادت گزار بندے تھے اس لئے آپؐ نے اللہ کے اِس حکم کی تعمیل کی اور راتوں کو اُٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اپنے ساتھ اس تعلق اور عبادت کو دیکھ کر اسی سورۃ کے آخری آیت میں فرمایا کہ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ (سورۃ المزمّل:20) کہ تیرا ربّ جانتا ہے کہ تو دو تہائی رات کے قریب یا اس کا نصف یا اس کا تیسرا حصّہ کھڑا رہتا ہے نیز اُن لوگوں کا ایک گروہ بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس مقبول بندے کی اطاعت اور احکامِ الٰہی پر عمل کا نمونہ پیش کیا ہے۔ صرف آپؐ کا ہی نہیں بلکہ آپؐ کے صحابہؓ کا بھی ذکر ہے کہ وُہ بھی اِسی طرح عبادت کرتے ہیں۔ رات کے دو تہائی یعنی 3/2، کبھی کبھی نصف رات اور کبھی کبھی رات کا تیسرا حصّہ یعنی 3/1 عبادت میں گزارتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو تین حِصّوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ پہلا حصّہ صحابہؓ کے لئے، دوسرا حصّہ اہل خانہ کے لئے اور تیسرا حصّہ اپنے ربّ کے لئے۔

وراثت کی تقسیم کی آیات سورۃ النساء آیات 12-13 اور 177 میں **ثُلُث** کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کلالہ کے ذکر میں **الثُّلُثَان** یعنی دو تہائی کا ذکر ہے (النساء:177) جن کا ذکر ہم تقریر نمبر 2 میں بھی کر آئے ہیں۔

سامعین! ثُلُث، ثَلٰاثٌ اور دیگر ایسے الفاظ جن میں تین اور اِس سے متعلقہ ہندسوں کا استعمال ہوا ہے۔ اُن کی تعداد 32 ہے۔ اِن میں سے ثَلٰاثٌ کے لفظ کا احاطہ کریں تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی شان اور کبریائی دیکھنے اور جانچنے کے لئے سورۃ مریم کی آیت 11 ذہن میں آتی ہے۔ اِس آیت کے سیاق و سباق کا جائزہ لیں تو ایک ایمان افروز واقعہ درج ہے۔ حضرت زکریاؑ کو اولاد کی خواہش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کی خوشخبری دی۔ جس پر حضرت زکریاؑ نے کہا کہ اے اللہ! مَیں بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ میرے ہاں اولاد کیسے ہوگی۔ حضرت زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ سے نشان مانگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا تیرا نشان یہ ہے کہ تُو لوگوں سے مسلسل تین راتوں تک کلام نہ کر۔ یہاں تسبیح و تکبیر کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح سے خاص قسم کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اِس واقعہ کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 41 میں بھی ہے جہاں تین دن میں صبح و شام ذکر و تسبیح کرنے کا ذکر ملتا ہے اور لوگوں سے اشاروں سے بات کرنے کا ذکر موجود ہے۔

”ثَلٰاثٌ“ کا دوسری جگہ استعمال سورۃ النور آیت 59 میں ہوا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دو دفعہ ثَلٰاثٌ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اوّل۔ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے کہ زیر نگین بچے جو بلاغت کو پہنچ رہے ہیں وہ تمہاری خواب گاہوں میں داخل ہونے سے قبل تین وقتوں میں اجازت لیا کریں۔ صبح کی نماز

سے قبل، قیلولہ کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد اور دوم ثَلٰثُ عَورٰتٍ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اِسی کے تسلسل میں فرمایا کہ یہ تین پردے کے اوقات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس کی تشریح میں فرمایا ہے۔

"اے ایمان والو! تمہارے گھر میں تین وقتوں میں غیر مرد اور نابالغ لڑکے نہ آویں۔ قبل از نماز فجر، دوپہر اور بعد عشاء کے کیونکہ یہ خاص احتیاط کا وقت ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 231-232)

سامعین! قرآن میں اعداد کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں جہاں کوئی نہ کوئی عدد استعمال فرمایا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور کبریائی ظاہر ہوتی ہے۔ دوم ان اعداد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا گیا ہے۔ آپؐ کے مقام و مرتبہ کو بلند کیا ہے اور قرآن کریم کی تعلیمات اور احکام کے ذکر میں اُن پر تعمیل کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسے سورۃ الزمر آیت 7 میں ماں کے پیٹ میں جنین کے لئے تین اندھیروں (ظلمتوں) کا ذکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے۔ ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش میں بدلتے ہوئے تین ظلمتوں میں سے گزار کر۔ یہ اللہ تمہارا ربّ ہے، بادشاہت اُس کے قبضہ میں ہے وہی ایک معبود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تین اندھیروں کی تشریح میں لکھا ہے کہ:

"اس کے یہ معنی ہیں کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو تین وقت اس پر خطرہ کے آتے ہیں۔ جب ڈر ہوتا ہے کہ ذرا سی بے احتیاطی سے اسقاط ہو جائے گا۔ یعنی دوسرے سے تیسرے مہینے تک۔ پھر تیسرے سے پانچویں مہینے تک اور پھر آٹھویں مہینے کے شروع میں۔ چنانچہ طبّی طور پر اس کا تجربہ کیا گیا ہے کہ یہ تین وقت میں زیادہ تر اِسقاط کے ہوتے ہیں۔"

(فٹ نوٹ سورۃ الزمر آیت:7)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تین ظلمتوں کے متعلق لکھا ہے کہ:

"انسانی زندگی کا آغاز نفسِ واحدہ سے ہوا تھا۔ پھر جب انسان ماں کے رِحم میں بطور جنین اپنی ترقی کی منازل طے کرنے لگا تو وہ جنین تین اندھیروں میں چھپا ہوا تھا۔ پہلا اندھیرا ماں کے پیٹ کا اندھیرا ہے جس نے رِحم کو ڈھانکا ہوا ہے۔ دوسرا اندھیرا خود رِحم کا اندھیرا ہے۔ جس میں جنین پرورش پاتا ہے اور تیسرا اُس پلیسنٹا (Placenta) کا اندھیرا ہے جو رِحم مادر کے اندر جنین کو سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔"

(تعارف سورۃ الزمر از ترجمۃ القرآن صفحہ 873)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الزمر آیت 7 کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"خدا نے تم لوگوں کو ایک وجود سے پیدا کیا۔ پھر اُسی وجود سے اُس کا جوڑا بنایا...... وہی تم کو تین اندھیروں میں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں پیدا کرتا ہے۔ ایک قسم کی پیدائش کے بعد دوسری پیدائش سو اس آیت میں تو کہیں پسلی اور ہڈی وغیرہ کا ذکر نہیں۔ صرف اسی قدر لکھا ہے کہ ایک انسان سے دوسرے انسان کو پیدا کیا۔ ہاں یہ ذکر پایا جاتا ہے کہ خدا نے اپنا پہلا قانون بدلا دیا کیونکہ پہلے انسان نطفہ سے پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ ایک وجود سے دوسرا وجود پیدا کیا گیا تھا تا نوعیت میں فرق نہ آوے اور پھر بعد میں یہ دوسرا قانون قدرت شروع ہوا کہ انسان نطفہ سے پیدا ہونے لگے اور یہ محل اعتراض نہیں کہ خدا نے پہلا قانون قدرت کیوں منسوخ کر دیا۔ کیونکہ خدا اپنے قانون کو اس لئے منسوخ کرتا ہے کہ تا اُس کی انواع واقسام کی قدرتیں ظاہر ہوں۔

ممدوحہ بالا آیت کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ کئی قسم کی پیدائش کے بعد رحم کے اندر پورا انسان بنتا ہے اور تین اندھیر میں اس کی پیدائش ہوتی ہے (1) پیٹ (2) رِحم (3) جھلی جس کے اندر بچہ پیدا ہوتا ہے۔"

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 224)

سامعین! ثَلٰثٌ کا چوتھی دفعہ استعمال سورۃ المرسلٰت آیت 31 اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ یعنی ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ (جس کے تین پہلو ہیں)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے لکھا ہے کہ

"عیسائیوں کی نجات کا اعتقاد، باپ، بیٹا اور روح القدس ان تینوں کے معجونِ مرکّب پر ہے جسے ثَلٰثَ شُعَبٍ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ربطِ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات کے لئے نہ باپ کا سایہ ہو گا، نہ بیٹے کا، نہ روح القدس کا" (حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 307-308)

سورۃ النساء آیت 172 میں اہلِ کتاب یعنی عیسائیوں کو تین خداؤں کی ممانعت کی ہے اور فرمایا ہے لَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَۃٌ ؕ اِنۡتَہُوۡا خَیۡرًا لَّکُمۡ ؕ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبۡحٰنَہٗۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗ وَلَدٌ ۔ یعنی تین مت کہو۔ باز آجاؤ۔ اِس میں تمہاری بھلائی ہے۔ یقیناً اللہ ایک ہے وہی اکیلا معبود ہے وہ پاک ہے اِس سے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔

سامعین! اب تقریر کے آخر میں اختصار سے "ثَلاثَة" کے الفاظ کے استعمالات کو جان لیتے ہیں۔

تین کا لفظ کفّارہ اور فدیہ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے دیکھیں سورۃ البقرۃ آیت 197، سورۃ المائدہ آیت 90 اور سورۃ اطلاق آیت 5۔

حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والوں کو **تین** دن اپنے گھروں میں رہ کر عارضی فائدہ اُٹھانے کو کہا۔ (سورۃ ہود:66)

سورۃ الواقعہ آیت 8 میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔ ایک دائیں والے ہیں، ایک بائیں والے اور ایک سابقون سب سے سبقت لینے والا۔ انہی کو مقرّب کہا گیا جو جنتوں میں رہے گے۔

سامعین! تقریر کے آخر پر سورۃ التوبۃ آیت 118 میں **تین** صحابہ کے جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا ذکر ہے۔ ترجمہ اِس آیت کا یہ ہے:

"ان تینوں پر بھی (اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا) جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف، پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جُھک گیا تاکہ وہ توبہ کر سکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اِس آیت کے نیچے فٹ نوٹ میں لکھا ہے:

"یہاں ان تین صحابہ کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہے اور جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے جھوٹ سے کام نہیں لیا۔ ورنہ کئی منافقین تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے کر لئے تھے۔ اُن کو تو کوئی سزا نہیں دی گئی صرف ان تینوں کو مقاطعہ کی سزا ملی اور پھر اللہ کے حکم سے یہ سزا معاف فرمادی گئی۔ ضمنی طور پر اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور یوم قیامت پر پختہ یقین تھا ورنہ ان تینوں سے زیادہ منافقین سزا کے مستحق تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے پیش کئے لیکن آپؐ نے ان کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ ان کی سزا کا معاملہ یومِ آخرت پر چھوڑ دیا۔"

(فٹ نوٹ، ترجمۃ القرآن صفحہ 327)

احادیث میں بھی تین کا عدد کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ جیسے تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم، مسافر اور والد کی بیٹے کے حق میں دعا۔ بعض دعائیں تین تین دفعہ پڑھنے کی تلقین احادیث میں ملتی ہے۔ آنحضورؐ نے مدینہ جانے سے قبل غارِ ثور میں تین دن قیام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رات کی نماز کو تین وتر سے طاق کیا اور دن کی نمازوں کو مغرب کی تین رکعات رکھ کر طاق کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو طاق پسند ہے۔

قرآن کریم میں دو جگہ بِضۡعَ سِنِیۡنَ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ سورۃ یوسف آیت 43 میں اور سورۃ الروم آیت 5 میں۔ مشہور لغت اقرب کے مطابق اَلْبِضْعُ۔ مَا بَیْنَ الثَّلاثِ اِلَی التِّسْعِ۔ تین سے لے کر نو تک کو بضع کہتے ہیں۔

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 316)

اس لحاظ سے یہ لفظ قرآن کریم میں آئے ہوئے 3 سے لے کر 9 تک کے سب ہندسوں پر اطلاق پاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان معنوں کو سورۃ یوسف آیت 43 کے حل لغت میں بیان فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہی ترجمہ سورۃ الروم آیت 5 میں کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہئے۔ قرآن کریم کا ادب بھی یہی ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ اگر اچھی طرح ترجمہ آتا بھی ہو تب بھی سمجھ کر، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھنا چاہئے تاکہ ذہن اس حسین تعلیم سے مزید روشن ہو... جتنی بھی سمجھ ہے، بعض تو بڑے واضح احکام ہیں، سمجھنے کے بعد ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کسی بھی اچھی بات کا یا نصیحت کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب وہ نصیحت پڑھ یا سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہو گی۔ کیونکہ تلاوت کا ایک مطلب پیروی اور عمل کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمادیا ہے کہ یہ قرآن میں نے تمہارے لئے، ہر اس شخص کے لئے جو تمام نیکیوں اور اچھے اعمال کے معیار حاصل کرنا چاہتا ہے اس قرآن کریم میں یہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے تمام اصول اور ضابطے مہیا کر دیئے ہیں۔ ہر قسم کے آدمی کے لئے، ہر قسم کی

استعداد رکھنے والے کے لئے، اور نہ صرف یہ کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کسی خاص آدمی کے لئے نہیں رکھے ہیں بلکہ ہر طبقے اور ہر معیار کے آدمی کے لئے رکھے ہیں۔ اور اس میں ہر آدمی کے لئے نصیحت ہے وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ لے۔ فرمایا کہ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر:18) اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا۔ اب یہ ہمارے پر ہے کہ ہم اس تعلیم کو کس حد تک اپنے اوپر لاگو کرتے ہیں اور اس کی تعلیمات سے نصیحت پکڑتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 21/ اکتوبر 2005ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اعداد میں درج اسباق پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡